سوال

(05)قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے وقف کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید کی ہر آیت کے آخر میں ایک گول نشان (O) درج ہوتا ہے کیا وہاں پر وقف کرنا لازم ہے یا پھر مروجہ طریقہ یعنی ''لا۔ط۔م۔ک۔وغیرہ جنھیں رموز القرآن کے نام سے موسوم کرتے ہیں پر وقف کیا جائے۔نیز وقف کی تفصیل واضح فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آیات کے اختتام پر گول نشانوں پر وقف کیا جائے جیسا کہ صحیح مسلم (کتاب الصلاۃ باب وجوب القراۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ، رقم الحدیث ۸۷۸) میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مروی حدیث میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((قسمت الصلاۃ بینی وبین عبدي نصفین ولعبدي ماسال' فاذاالعبدا لحمدللہ رب العالمین' قال اللہ تعالیٰ حمدنی عبدي واذاقال الرحمن الرحیم قال اللہ تعالیٰ اثنیٰ علی عبدي واذاقال مالک یوم الدین مجدنی عبدي۔۔۔۔۔۔الخ))

ہر آیت کے آخر میں رب تعالیٰ جواب دیتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ﴿الحَمدُ لِلَّهِ رَبِّ العـٰلَمينَ﴾ کہہ کر کچھ وقف کیا جائے تاکہ اس کا جواب بھی ہوتا جائے۔علیٰ ہذا القیاس۔ ﴿الرَّحمـٰنِ الرَّحيمِ﴾ پھر ﴿مـٰلِكِ يَومِ الدّينِ﴾ اور اس کے بعد ﴿إِيّاكَ نَعبُدُ وَإِيّاكَ نَستَعينُ﴾۔۔۔۔۔۔الخ اسی طرح احادیث میں یہ بھی بیان ہے کہ آپ ﷺ آیت پڑھنے کے بعد کچھ توقف فرماتے تھے اور پھر دوسری آیت پڑھتے تھے۔

باقی رہا رموز القرآن یا اوقاف وغیرہ کا ثبوت حدیث شریف میں نہیں ملتا۔

لہذا ان پر عمل کرنے کو لازم یا مندوب ومستحب قرار نہیں دیا جاسکتا البتہ کچھ مقامات ایسے ہیں جہاں پر کچھ الفاظ کو اگلے کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے کچھ غلط معنی کا ابہام پیدا ہوتا ہے۔مثلا سورۃ النساء (آیت ۱۱۷'۱۱۸) میں ہے:

﴿إِن يَدعونَ مِن دونِهِ إِلّا إِنـٰثًا وَإِن يَدعونَ إِلّا شَيطـٰنًا مَريدًا ﴿١١٧﴾ لَعَنَهُ اللَّهُ ۘ وَقالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِن عِبادِكَ نَصيبًا مَفروضًا﴾ (النساء: ۱۱۷'۱۱۸)

''اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں تو بتوں کو اور سرکش شیطان کو جس پر اللہ نے لعنت کی ہے جس نے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں میں سے ایک حصہ مقرر کرلوں گا۔''

اس آیت میں ظاہر ہے کہ لعنہ اللہ میں اللہ تعالی کی طرف سے شیطان پر لعنت بھیجی گئی ہے لیکن آگے ''وقال لاخ'' شیطان کا مقولہ ہے اگر کوئی شخص لعنہ اللہ پر کچھ توقف نہ کرے بلکہ ملا کر پڑھتا جائے تو غلطی سے یہ ابہام ہوسکتا ہے کہ ''وقال کا قائل بھی نعوذباللہ ثم نعوذباللہ ہے'' جو کہ لعنہ اللہ میں ہے اور یہ قطعا غلط ہے اور اسی طرح کچھ دیگر بھی مقامات ہیں جن پر کچھ توقف کیا جائے تو بہتر ہے یعنی اس جگہ (مثلا)

''لعنہ اللہ'' پر کچھ توقف کرے پھر آگے پڑھا جائے مگر یہ محض قرآن کو واضح پڑھنے کے باب میں سے ہے جو **ورتل القرآن ترتیلا** میں داخل سمجھا جائے گا باقی چونکہ اس کے متعلق قرآن وحدیث میں وضاحت کے ساتھ ان مقامات ومواضع پر وقف کا طریقہ موجود نہیں اس لیے اسے لازم قرار نہیں دیا جائے گا یہ محض اپنی طرف سے ایک کوشش ہے جو انسان قرآن حکیم کے احترام اور آداب کے باب میں سمجھے۔ ان اوقاف پر عمل ہر شخص اپنے وسعت علم ے ک موجب کرتا ہے مگر اس پر عمل کرنے کو واجب یا ضروری قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ قرآن وحدیث میں اس کے متعلق کچھ بھی وارد نہیں ہوا۔

اس آیت میں ''لعنہ اللہ'' کے اوپر لکھا ہوتا ہے ''وقف لازم'' لیکن یہاں لزوم سے مراد شرعی نہیں ہے۔ محض اپنی طرف سے آداب واحترام کا لحاظ ہے اسی طرح دیگر رموزالاوقاف کو بھی تصور کیا جائے یعنی وہ سب محض انسانی کوششیں ہیں۔ چونکہ ان کے متعلق حدیث میں کچھ بھی وارد نہیں ہوا لہذا ان کو ضروری سمجھ کر ان پر عمل درآمد لازم سمجھنا درست نہیں۔ باقی اگر کوئی ان کو غیر ضروری سمجھتا ہے لیکن پھر بھی ان رموز کے مطابق وقف کرتا ہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں مگر آیات کے اختتام پر گول نشان کے پاس تھوڑا سا توقف کرنا چاہیئے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 72

محدث فتویٰ